عرب جمہوریہ مصر — ۲۹ جمادی الاول ۱۴۴۴ھ

وزارت اوقاف — ۲۳ دسمبر ۲۰۲۲ء

محاسبۂ نفس

محاسبۂ نفس اہلِ تقوی کا شِعار اور بروزِ قیامت سببِ نجات ہے۔ وہ نفس جو گناہوں پر اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے اللہ تعالی کو اتنا پسند ہے کہ اس نے اس کی قسم تک کھائی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:" وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ" "اور میں قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو (گناہوں پر) ملامت کرتا ہے" [قیامہ:۲] اسی وجہ سے نبی ﷺ نے ہمیں اپنے نفس کا محاسبہ کرنے کی دعوت دی ہے اور ہمیں یہ بتایا ہے کہ اس مومن کا دل سب سے زیادہ ستھرا ہوتا ہے جو ہمیشہ موت کو اپنے سامنے رکھتا ہے اور آخرت کے لیے نیک اعمال کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ جب نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ عقلمند مومن کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ان میں سب سے زیادہ موت کو یاد کرتا ہو، اور آخرت کے لیے سب سے زیادہ تیاری کرتا ہو۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے، اپنے نفس کا محاسبہ کرلو، اس سے پہلے کہ (میزان پر) تمہارے اعمال تولے جائیں، اپنے نفس کو تول لو، اور سب سے بڑی پیشی کے لیے اپنے آپ کو تیار کرلو "يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ" "اس دن تم سب پیش ہوگے کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ نہ سکے گی" [حاقہ:۱۸]

انسان کو جب اپنے رب سے ایک نہ ایک دن ملنا ہی ہے اور اسے ہر چیز کا حساب دینا ہی ہے تو کیوں نہ وہ اس کے لیے پہلے سے ہی تیاری کرلے۔ ارشاد باری تعالی ہے:" وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ" "اور ان لوگوں کو روکو، ان لوگوں سے سوال کیا جائے گا" [صافات:۲۴] ارشاد باری تعالی ہے:" وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ

مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَاوَيْلَتَنَا مَالِ هَذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا"" اور نامۂ اعمال رکھا جائے گا، تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس کے لکھے سے ڈرتے ہوں گے اور کہیں گے ہائے خرابی ہماری! اس تحریر کو کیا ہوا نہ اس نے کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا نہ بڑا، جسے گھیر نہ لیا ہو اور اپنا سب کیا انہوں نے سامنے پایا اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا" [کہف:۴۹] ارشاد باری تعالی ہے: "إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا"" بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے" [بنی اسرائیل:۳۶] ارشاد نبوی ﷺ ہے "قیامت کے دن اللہ تعالی تم میں سے ہر شخص سے بلاواسطہ کلام فرمائے گا۔ وہ شخص دائیں دیکھے گا تو اسے اپنے گناہ نظر آئیں گے، بائیں دیکھے گا تو اپنے گناہ نظر آئیں گے، پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو اسے آگ ہی آگ نظر آئے گی۔ اس لیے چھوٹے بڑے ہر نیک عمل کر کے اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ!

عقل والا وہ شخص ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرنے سے کبھی بھی غافل نہ ہو اور تقوی اختیار کر کے قیامت کے دن کے لیے اپنا سامان تیار کر لے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى"" اور (آخرت کے دن کے لیے) زادِ راہ لے لو، سب سے اچھا زادِ راہ تقوی ہے" [بقرۃ:۱۹۷] ارشاد باری تعالی ہے: "وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ"" اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف پلٹائے جاؤ گے، پھر ہر جان کو اس کے کیے کا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ذرا سا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا" [بقرۃ:۲۸۱] ارشاد باری تعالی ہے: "يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (١٨) وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ"" اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لیے کیا آگے بھیجا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر

ہے(۱۸)اور ان جیسے نہ ہو جو اللہ کو بھول بیٹھے تو اللہ نے انہیں بلا میں ڈالا کہ اپنی جانیں یاد نہ رہیں، وہی فاسق ہیں"[حشر:۱۸]ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے، اپنے نفس کا خود سے محاسبہ کرلو، اور دیکھو کہ تم نے حشر کے دن کے لیے کیا جمع کیا ہے، جس دن تم اپنے رب کے سامنے پیش کیے جاؤگے اور یاد رکھو کہ وہ تمہارے سارے احوال واعمال کو جانتا ہے، اس پر کوئی چیز مخفی نہیں رہتی۔

یقیناً اپنا محاسبہ کرنے سے نفس پاکیزہ ہوتا ہے، اور اس میں نیک کام کرنے اور اچھے اخلاق اپنانے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:"قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا (٩) وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا""بے شک مراد کو پہنچا جس نے اسے ستھرا کیا(۹) اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا"[شمس:۸-۹]حضرت حسن بصری فرماتے ہیں: ایک بندے کے پیر بھلائی پر اس وقت تک جمے رہتے ہیں جب تک اس کا نفس اسے نصیحت کرتا رہتا ہے اور محاسبہ کرنا اسے نیک کام کرنے پر ابھارتا ہے۔

برادرانِ اسلام!

یہ بات آپ کے دھیان میں رہے کہ محاسبے کا مطلب صرف یہی نہیں ہے کہ آپ اپنے گزشتہ اعمال کے بارے میں غور فکر کریں، یا نماز روزہ اور حج وزکوۃ کی ادائیگی کا محاسبہ کریں، بلکہ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ آپ اس بات میں بھی اپنا محاسبہ کیجیے کہ آپ نے اپنے ملک ووطن کے لیے کیا کیا، اپنے پریوار، اپنے معاشرے اور انسانیت کے لیے کیا کارنامے انجام دیے، انہیں کونسا علم سکھایا، مفید، یا مضر!؟ عقل والا وہ ہوتا ہے جو دین کے ساتھ دنیا کو بھی آباد کرے، اور جب جب وطن کی اس کو ضرورت ہو، یا جب جب وطن اسے پکارے تو وہ اس کی پکار پر لبیک کہے!

نبی ﷺ نے ارکانِ اسلام کو شمار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکات ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور جو قدرت رکھتا ہو اس کے لیے حج کرنا۔ یہاں پر یہ بات نہ بھولیے کہ عبادت کا مفہوم اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے، کیوں کہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ بھلائی کرنا اور ان پر رزق حلال خرچ کرنا بھی عبادت ہے، سچ بولنا بھی عبادت ہے، امانت میں خیانت نہ کرنا بھی عبادت ہے، اپنا کام پوری تندہی سے کرنا بھی عبادت ہے، دنیا کی فلاح وبہبود کے لیے تگ ودو کرنا بھی عبادت ہے۔ کتنا اچھا ہوتا اگر ہم اور آپ اللہ کی رضا حاصل کرنے کی تگ ودو میں اپنی پوری زندگی گزار دیتے، اس کے لیے اس کی مخلوق کی خدمت کرتے، ان کی ضرورتوں کو پورا کرتے، ان کی پریشانیوں کو حل کرتے! ارشاد باری تعالی ہے: "هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا" "اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور اسی میں تمہیں آباد کیا" [ہود:٦١] ارشاد نبوی ﷺ ہے: "تمہارا اپنی اولاد کو مالدار چھوڑنا اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ تم انہیں اپنے پیچھے دوسروں کا محتاج چھوڑ جاؤ کہ وہ دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں، تم جو بھی (ان پر) خرچ کروگے اس کا تمہیں اجر ملے گا، حتی کہ ایک لقمہ بھی جو تم اپنی بیوی کے منھ میں رکھوگے اس کا بھی تمہیں اجر ملے گا" ارشاد نبوی ﷺ ہے: جو بھی مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے، یا کوئی فصل لگاتا ہے، پھر کوئی انسان، یا پرندہ یا پھر کوئی جانور آکر اس میں سے کھالیتا ہے، تو یہ بھی اس لگانے والے کے لیے صدقہ بن جاتا ہے۔

آج ہمیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ہمیشہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہیں، جلد سے جلد اپنے گناہوں سے سچی توبہ کریں اور ابھی سے نیک کام کرنے کا عزم جزم کرلیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالی رات کے وقت اپنا دست مغفرت پھیلاتا ہے تاکہ دن کے گناہ گاروں کی توبہ قبول کرلے، اور دن کے وقت اپنا دست

مغفرت پھیلاتا ہے تاکہ رات کے گناہ گاروں کی توبہ قبول کرلے، یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جاتا ہے۔

اے اللہ! ہمارے ملک مصر کی حفاظت فرما اور اس کے جھنڈے کو ساری دنیا میں بلندی عطا فرما!